بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ

اور اس سے بڑا ظالم کون ہی جو جھوٹ باندھے اللہ پر یا جھٹلادے اُس کی آیتین۔ مقرر بھلائی نہیں پاتے گنہگار سورہ انعام رکوع ۳۔

تو نہ بچیگا کیونکہ تو خداوند کا نام لے کے جھوٹ بولتا ہے ذکریا ۱۳

حضرات عیسائی صاحبان کی خدمت مین بیس سوال بامید جواب لکھے جاتے ہین امید ہی کہ عیسائی صاحبان بجواب بکر سائل کو ممنون احسان ٹھیراوین گے۔

سوال اوّل۔ ایک عورت کے ہوتے ہوئے نکاح ثانی کی ممانعت پر جناب سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے کوئی حکم قطعی الدلالت اناجیل سے پیش کرین بدون ممانعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام زید و بکر کے اقوال اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایک حکم الٰہی منسکرۂ عہد عتیق اور سنت انبیاء کرام کو ناحق خواہ نخواہ حرام ٹھیرانا گویا خدا پر جھوٹ باندھنا ہی اور سنت قدیمہ انبیاء کرام کو باطل قرار دینا ہی اور جو آیات پیشانی پر لکھی ہین اُنکا مصداق بننا ہی۔

سوال دوم۔ اگر کوئی عیسائی اپنی حقیقی پوتی یا نواسی سے نکاح کرنا چاہے تو ایسے نکاح کی ممانعت اناجیل مروجہ حال سے عیسائی صاحبان ثابت کرکے دکھلاوین اپنے حریفانہ کی کتب سابقہ کی طرف رجوع نہ کرین کیونکہ اس بات مین اناجیل کا نقص ظاہر ہوگا اور

اس کی نہ نیستی کا اقرار کرنا پڑیگا۔

ہاں اگر کوئی عیسائی مسئلہ مذکورہ بالا میں اناجیل موجودہ کا نقص تسلیم کر کے حرمت نکاح ہوتی ہو تو اسی پر اپنے حریف یہود کی کتب قدیمہ خصوصاً توریت سے کوئی استدلال پیش کرنا چاہے تو اس عیسائی کو لازم ہوگا کہ وہ توریت کے اور احکام ماننے میں بھی پس و پیش نہ کیا کرے افسوس عیسائیوں کی حالت پر اپنی مطلب براری کے لئے توریت کی طرف دوڑنا اور پھر اپنے نفس عمار کے پیرو ہو کر توریت کے حکموں کو توڑنا خصوصاً حرمت خنزیر جسکا ثبوت کتاب احبار باب ۱۱ آیت ۷۔ اور استثنا باب ۱۴ آیت ۸ میں موجود ہے پادری عماد الدین نے بدون حکم الٰہی توریت کے حکم حرمت خنزیر کو بالائے طاق رکھکر اپنی کتاب نغمہ طنبوری کے صفحہ ۱۲ میں لکھ مارا کہ سور کا گوشت نہ حرام ہے نہ نجس بلکہ جیسے بکری بھیڑ کا گوشت پاک ہے ویسے ہی وہ بھی ایک گوشت ہے جسکا دل چاہے کھائے اور جسکا جی نہ چاہے نہ کھائے ❊

خلاف حکم توریت کے عیسائیوں میں خنزیر کے ناپاک گوشت کھانیکا یہاں تک رواج ہو گیا ہے جو صرف ایک قصاب مسٹر جونا تھن او گڈن۔ امریکن کے کارخانہ میں سالانہ ایک کروڑ خوک مارا جاتا ہے۔ دیکھو اخبار آرمی نیوز لودیانہ مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء جلد ۴ نمبر ۲۷ صفحہ ۱۲ کالم دوم سطر ۲۰۔ کیوں عیسائیو! توریت کو کلام الٰہی مان کر پھر اُس کے حکموں سے بلا نسوخ روگردانی کرنا کیا یہ گمراہی کی دلیل نہیں ہے۔ پس جو عیسائی توریت کی امداد سے نکاح مذکورہ بالا کی حرمت کا ثبوت پیش کرے اس کو خنزیر کی حرمت کا اقرار کرنا ضروری ہے۔

سوال سوم۔ انجیل یوحنا باب اول آیت ۲۱ میں لکھا ہے کہ علماء یہود نے حضرت یوحنا بن ذکریا علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ الیاس ہیں۔ انکے جواب میں حضرت یوحنا علیہ السلام نے

فرمایا کہ مین الیاس نہین ہون - برخلاف اس بیان کے انجیل متی باب ۱۱ آیت ۱۴ مین لکھا ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے جناب یوحنا کو الیاس قرار دیا ہی اور صاف لکھا ہے کہ الیاس جو آنیوالا تھا یہی ہی - اب دونون بزرگون کے اقوال مین صریح اختلاف پایا جاتا ہی اور لامحالہ ایک صاحب کا قول عیسائیون کو غلط ٹھہرانا پڑیگا - مگر حضرات عیسائیون نے بھی اس صریح اختلاف کے رفع کرنے مین کمال ہی کیا ہی - دیکھو پادری عماد الدین اپنی تفسیر خزانتہ الاسرار مطبوعہ ۱۸۷۵ع کے صفحہ ۱۵۸ سطر ۲ مین اس اختلاف کے بارے مین فرماتے ہین - یہ شخص یعنی یوحنا - اس کی یعنی الیاس کی روح اور قوت مین آگیا - مطلب اس کا یہ ہے کہ حضرت الیاس کی روح اور قوت روحانی بقول پادری عماد الدین حضرت یوحنا بن ذکریا علیہ السلام کے وجود مین آگئی - کیون حضرات عیسائی صاحبان ایک جسم سے روح کا نکل کر دوسرے وجود مین جانا جسکو آپ کا معتبر مفسر اناجیل پادری عماد الدین مان چکا ہی - کیا اس تسلیم پادری عماد الدین سے مسئلہ تناسخ کا ثبوت بخوبی نہین ہو گیا - یک بند دو شد - اور سنئو اخبار نور افشان مطبوعہ ۳ نومبر ۱۸۹۳ع نمبر ۲۶ صفحہ ۳ مین لکھا ہی - کیونکہ آدم کے گناہ کرنے کے بعد اُسکی روح داؤد مین گئی اور اُس نے گناہ کیا تو پھر وہ مسیح مین گئی تھی - ای عیسائیو حضرت الیاس کی روح کا انتقال حضرت یوحنا بن ذکریا علیہ السلام کے وجود مین ہونا - اور حضرت آدم کی روح حضرت داؤد مین ہوکر پھر حضرت مسیح کے وجود مین داخل ہو گئی - بتلائے غور ہی کہ جب ایک روح کا مختلف وجودون مین داخل و خارج ہونے کا نام اہل ہنود نے مسئلہ تناسخ یا آواگون رکھا ہی - اب اس مسئلہ تناسخ سے عوام عیسائیون کا منکر ہونا اپنے بزرگون کی تکذیب کرنا ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ وہ نورانی روح جو بقول عیسائیون کے آدم کے وجود

میں گناہ کرچکی تھی پھر اس نے داؤد کے قالب میں آن کر جو کچھ کیا ہے اسکا ثبوت کتاب
دوم سموئیل باب ۱۱ سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ ناظرین خود ملاحظہ فرمائیں۔ کیا وہ پورانی
گنہگار روح حسب عادت قدیمہ مسیح کے وجود میں داخل ہو کر گناہوں سے
بچ سکتی تھی نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ اس گناہ کی عادی روح نے مسیح کے وجود
میں بکثرت گناہ کئے۔ چنانچہ کمترین نے ایک مستقل رسالہ دربارہ ثبوت گناہ
مسیح مصلوبی لکھا ہے جسکا نام افعال مسیح رکھا ہے جس میں پورے بیس گناہ
مسیح کے اناجیل مروجہ حال سے ثابت کئے گئے ہیں جو عنقریب انشاء اللہ تعالی
چھپنے والا ہے۔

سوال چہارم۔ خط دوم قرنتیون باب ۱۱ آیت ۱۳ میں لکھا ہے کیونکہ ایسے لوگ جھوٹے
رسول دغا باز کارندے ہیں جو اپنی صورتوں کو مسیح کے رسولوں سے بدل ڈالتے
ہیں اور یہ تعجب نہیں۔ کیونکہ شیطان بھی اپنی صورت کو نوری فرشتے سے بدل
ڈالتا ہے اس واسطے اگر اس کے خادم بھی اپنی صورتوں کو راستبازی کے
خادموں سے بدل ڈالیں تو کچھ بڑی بات نہیں پر انکا انجام انکے کاموں کے
موافق ہوگا۔ انتہی۔

اس خط پولوس صاحب سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ اول زمانہ حواریین میں
بعض شریر آدمی حواریوں کے بھیس میں یعنی انکی شکل و صورت اور مشابہت بناکے
اپنے آپ کو مسیح کے رسول عام بندگان خدا کے سامنے ظاہر کرتے تھے۔ اور
ممکن ہے کہ اس زمانہ کے سیدھے اور سادے آدمیوں نے ان شریر النفس اور دوکھہ
بازوں کو از راہ غلطی حواری ہی خیال کر لیا ہو۔ اور جس طرح حواریوں نے بعد

زمانہ حضرت مسیح اپنی اپنی یادداشت کے موافق کچھ کچھ تحریرین لکھ کر بنام انجیل مشتہر کیا جو انجیل متی و یوحنا کے نام سے آج موسوم ہین۔ ویسے ہی ان چھوٹے اور دغا باز لوگون نے اسی زمانہ مین اپنی اپنی تحریرون کا نام انجیل رکھا اور اُن اپنی تحریرون کو حواریون کے نام سے موسوم کیا چنانچہ وہ انجیلین بھی دنیا مین موجود ہین۔ اسی لئے آج جہان مین ۳۹ انجیلین پائی جاتی ہین۔ اور خطوط مندرجہ اناجیل کے علاوہ اور بہت سے خط بنام حوارین پائے جاتے ہین اور کتاب مکاشفات کے مقابل اور مکاشفاتین موجود اور کتاب اعمال جیسی اور اعمال کی کتابین حاضر الغرض کل تحریرین حوارین اور اُن دغا بازون کی اگر شمار ہون تو ڈیڑھ سو سے کچھ زیادہ ہی ہونگی۔ اور خوبی یہ کہ ہر ایک تحریر پر کسی نہ کسی حواری کا نام ضرور ہوگا۔ پس عیسائی صاحبان حواریون کی تحریرون اور اُن دغابازون کی ساختہ پرداختہ مین امتیاز کا آپ کے پاس فیصلہ کُن کیا معیار ہے۔ عیسائیون کے ذمہ فرض ہے کہ کوئی فیصلہ کُن معیار ضرور مقرر فرمائین تاکہ بندگان خدا بلا وسوسہ حواریون کے کلام کو معلوم کرلین۔ اور دوسری بات جو حضرت پولوس صاحب نے یہ تحریر فرمائی ہے کہ شیطان مین یہ قدرت ہے کہ اپنی صورت کو نوری فرشتے سے تبدیل کرسکتا ہے اس شیطانی طاقت کے تسلیم کرنے پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے۔ انجیل متی باب اول آیت ۲۰ مین جو یوسف نجار کے پاس فرشتے کا آنا لکھا ہے۔ ممکن ہے کہ یوسف کے پاس شیطان بقالب فرشتہ آیا ہو۔ اور جہان جہان بائبل مین پاک بندون کے پاس فرشتے کا آنا بیان ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ان بزرگون کے پاس نعوذ باللہ شیطان ہی بشکل فرشتہ آیا ہو۔ خدا کی پناہ

اگر یہ تعلیم پولوس صاحب کی سچی جانی جاوے کہ شیطان ضرور اپنی شکل کو نورانی فرشتے سے تبدیل کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ تو ایسے ناقص عقیدے کے مان لینے سے تمام بائیبل کا اعتبار کافور ہو جاتا ہی۔ ہمارے نزدیک عیسائیون کو مناسب ہے کہ پولوس کی اس ناقص تعلیم سے جو خط دوم قرنتیون باب ۱۱ آیت ۱۳ مین پائی جاتی ہی غلط قرار دین اور اسکو خط مذکورہ بالا سے نکال ڈالین ورنہ پولوس کی اس تعلیم کو سچ مانتے ہوئے عیسائی صاحبان بائبل کی تعلیم پر سے اس احتمال کو اٹھا نہین سکتے اور احتمال کے ہوتے ہوئے یقین کامل کا ہونا غیر ممکن ہی۔

سوال پنجم خط عبرانیہ باب ۲ آیت ۶ سے ۹ تک پڑھنے سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت مسیح کا درجہ فرشتون سے کم ہی ظاہر ہی کہ جب کم رتبہ شخص خدا بنایا جاوے تو فرشتون کو جو اعلیٰ درجہ رکھتے ہین ازراہ انصاف عیسائی صاحبان کیا رتبہ دین گے۔

سوال ششم انجیل متی باب ۴ آیت ۸ مین لکھا ہی پھر شیطان اُسے ایک بہت اونچے پہاڑ پر لیگیا اور دنیا کی ساری بادشاہتین اور انکی شان و شوکت اُسے دکھائین اور اُس سے کہا کہ اگر تو جھک کے مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ تجھے دونگا دیکھئے از روئے علم ہیئت زمین گول ہی اور ٹھوس بھی ہی ایک جگہ پر کھڑے ہو کر شیطان نے کل زمین کی سلطنتین کیونکر اور کس قاعدے سے مسیح کو دکھلائین یہ بات سراسر خلاف واقعہ ہی اور جس کتاب مین ایسے دور از قیاس اور غلط قصے کہانیان بیان ہون وہ کلام الٰہی نہین ہو سکتی بایں وجہ انجیل متی کلام الٰہی کیونکر ہو سکتی ہی اگر کسی عیسائی کے دل مین یہ خیال پیدا ہو کہ شیطان نے معجزانہ طاقت سے یہ کام کیا ہوگا تو اسکا جواب یہ ہی کہ پادری عماد الدین اپنی تفسیر انجیل لوقا مطبوعہ سنہ ۱۸۸۸ع کے صفحہ ۳۱۸ سطر ۱۲ مین لکھتا ہی کہ معجزونکی طاقت خدا تعالیٰ گنہگارون کو جو فاسق فاجر ہین نہین دیتا۔

جلائے انصاف ہی کہ شیطان رئیس الفاسقین اور امام الفاجرین کو خداوند تعالی کیونکر طاقت
سجدے کی دیسکتا ہے پس بات صحیح یہی ہی کہ قصہ مندرجہ انجیل متی سراسر غلط ہی۔

سوال ہفتم انجیل مرقس باب اول آیت ۴ مین لکھا ہی کہ حضرت یوحنا نے ذکریا بندگان خدا
کو گناہون کی معافی کیواسطے توبہ کا بپتسمہ دیتے تھے التماس یہ ہی کہ آیا جن لوگون نے حضرت یوحنا
کے ہاتھ پر توبہ کی اور بپتسمہ لیا اُن لوگون کے گناہ معاف ہوگئے تھے یا نہین شق اول۔ اگر معاف
ہوگئے تو مسیح کا کفارہ سراسر غلط ہوگیا کیونکہ جب بذریعہ سچی توبہ کے گناہ معاف ہوسکتے ہین تو
پھر کفارہ کی ضرورت ہی کیا رہی اور بائبل مین توبہ سے گناہ بخشے جانے کی نظیرین کثرت سے
پائی جاتی ہین چنانچہ چند نظیرین پیش کیجاتی ہین مثلاً انجیل لوقا باب ۱۵ آیت ۷۔ ایضاً
باب ۱۵ آیت ۱۰۔ اور انجیل مرقس باب ۲ آیت ۱۷، ۱۰ اور انجیل متی باب ۱۸ آیت ۴ اور کتاب
حزقائیل باب ۱۸ دیت ۲۱۔ اور کتاب یونہ باب ۳ آیت ۵ سے ۱۰ تک علی ہذا القیاس اب توبہ
کے معاف اور بپتسمہ مسئلے ہوتے ہوئے جسکا ثبوت جابجا بائبل مین موجود ہے
پھر ناحق کا جھگڑا یہ کفارہ کیون کھڑا جاتا ہی جو بائبل کی تعلیم توبہ سے متضاد ہی شق ثانی
اگر ارشاد ہو کہ حضرت یوحنا کا بپتسمہ دینا اور توبہ سے گناہون کی بخشش کا مژدہ سنانا غلط تھا تو پھر
ہمارے دو اعتراض ہین اول ایک نبی کے قول کو غلط ٹھیرانا سراسر جہالت ہی دوم حضرت
مسیح نے خود یوحنا کے ہاتھ سے بپتسمہ لیا اور دریا ئے یردن مین غسل کیا دیکھو انجیل متی
باب ۳ آیت ۱۵ کیا یوحنا کی غلطی مین مسیح کا شریک ہونا خود مسیح کی غلطی نہین تھی؟
انبیائے کرام پر غلطی کا احتمال کرنا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔

سوال ہشتم حضرت موسی علیہ السلام اور دیگر انبیا کرام خصوصاً ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی
شفاعت کا ذکر توریت اور صحائف انبیا اور قرآن پاک مین بیان ہوا ہی جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے

اول کتاب گنتی باب ۱۴ آیت ۱۹ - ایضاً باب ۲۱ آیت ۱۳ - اور کتاب استثنا باب ۹ آیت ۱۹ و ۲۶ - کتاب خروج باب ۳۲ آیت ۸ - اور کتاب اول سموئیل باب ۷ آیت ۹ - ایضاً باب ۱۲ آیت ۱۸ - اور قرآن شریف سورہ نساء رکوع ۹ - اور سورہ ایضاً رکوع ۱۶ اور سورہ آل عمران رکوع ۱۷ - اور سورہ توبہ رکوع ۱۲ - ایضاً رکوع ۱۳ - اور سورہ بنی اسرائیل رکوع ۹ - اور سورہ ممتحنہ رکوع ۲ - اور سورہ الضحیٰ رکوع اول جائے انصاف ہے کہ حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء اور خصوصاً ہمارے پیغمبر علیہ السلام کا گنہگاروں کے حق میں بامر الٰہی شفاعت کرنا کلام ربانی سے ثابت ہے اور نیز دعا کا قبول ہونا عیسائی صاحبان بھی تسلیم کرتے ہیں دیکھو انجیل یوحنا باب ۹ آیت ۳۱ - میں صاف لکھا ہے کہ اگر کوئی خدا پرست ہو اور اسکی مرضی پر چلے تو اسکی وہ سنتا ہے اور کتاب امثال باب ۱۵ آیت ۲۹ - پر وہ صادقوں کی دعا سنتا ہے اور دعا کا قبول کرنا خدا کا کام ہے دیکھو اول سلاطین باب ۹ آیت ۳ - اور دعا کرنا عجز کی دلیل ہے زبور ۱۰۲ - آیت ۱۷ - اور حضرت عیسیٰ کا دعا مانگنا انجیل میں قریباً ۸۰ جگہ سے ثابت ہے خصوصاً بوقت معجزہ دیکھو انجیل متی مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ء باب ۱۴ آیت ۱۹ - اور ان پانچ روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکے آسمان کیطرف دیکھکر برکت چاہی دیکھئے لفظ برکت چاہنا صریح عجز کی دلیل ہے اور مطابق اس کے انجیل یوحنا باب ۱۱ آیت ۴۱ میں آپکی دعا کا قبول ہونا اور دعا کا شکریہ کرنا لکھا ہے ظاہر ہے کہ شفاعت اور دعا کے گو الفاظ دو ہیں مگر مطلب اور مدعا دونوں کا ایک ہی ہے - ہاں دعا عام ہے اور شفاعت خاص افسوس عیسائی صاحبان دعا کا قبول ہونا تو تسلیم کریں اور مسئلہ شفاعت سے جس کا ثبوت بائبل میں موجود ہے اسکا انکار کرنا بڑی عجب بیجا ضد کی ہے

اور نبی اللہ مثل حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد کے جانتے ہیں دیکھو رسالہ حقیقی عرفان پادری عماد الدین مطبوعہ ۱۸۶۴ء کے صفحہ ۱۰۵ سطر ۶ دریافت طلب ہے کہ تمام کالے و گورے پادری صاحبان کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ براہ مہربانی بموجب شرائط مقررہ پادری فورمن صاحب ایک حواری جناب متی صاحب کی پیغمبری و نبوت کا ثبوت دیکر دکھلائیں اور ثابت کریں کہ جناب متی صاحب نے کتنے معجزے کئے ہیں اور کسقدر پیشینگوئیاں کیں ٭ اور متی صاحب کی نیک چلنی لکھتے وقت اول انجیل متی باب ۹ آیت ۲۰ ۔ اور انجیل مرقس باب ۱۶ آیت ۱۴ کو ضرور ملاحظہ فرمائیں اور بعدہ تعلیم متی صاحب کی وہ تصویر کیجائیگی جو انکی خاص قرانی ہوگی باقی کلمات حضرت مسیح اور انتخاب عہد عتیق انکی تعلیم نہیں ہوسکتی ۔ اگر چار علامتیں جناب متی صاحب کی ثابت نہ ہوں اور ضرور نہ ہونگی تو انکی ساختہ پرداختہ انجیل متی کلام الٰہی کیونکر ہو سکتی ہے ۔

سوال یازدہم ۔ عہد عتیق کی کتابوں سے صاف صاف اور پوری دیانت وامانت کے ساتھ کوئی ایک پیشین گوئی بیان کرو ۔ جو صراحت کیساتھ یسوع مصلوب کی خدائی کی خبر دیتی ہو اور یہود نے اپنی تعلیم و تعلم کی رو سے اس کے کوئی اور معنے نہ کئے ہوں اس وقت یا اس سے پہلے کسی زمانہ میں ۔

سوال دوازدہم ۔ یہود کے مختلف فرقوں کی شہادتوں سے ثابت کرو کیا وہ سب یا ان میں سے کوئی ایک فرقہ اس زمانہ میں یا اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کسی ایسے خدائی مجسم کے آنے کا منتظر تھا جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر دعویٰ خدائی کا کرنیوالا ہوگا ۔

سوال سیزدہم ۔ علماء یہود کی شہادت سے ثابت کرو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

لیکن حضرت ملاکی علیہ السلام تک انبیا عہد عتیق کی معرفت نجات کے بارہ مین انکو کیا تعلیم ملتی رہی
کیا علما یہود اُسوقت یا اس سے پہلے اِس بات کی گواہی دینے کیلئے تیار ہین کہ انکو ہمیشہ یہی تعلیم ملتی رہی
کہ یسوع مسیح کے خون پر ایمان لانے سے تمھین نجات ملیگی اگر اُسوقت کے علما یہود یا پہلے
کوئی شہادت نہ دین تو انکی کسی الہامی کتاب ہی سے ثابت کرو کہ نجات کا ذریعہ آنے
والے مسیح کی سولی پر یقین رکھنے ہی پر منحصر ہو اور بدون فدیہ یسوع کے کسی متنفس کی نجات
نہ ہوئی اور نہ ہو سکتی ہی۔ مگر ساتھ ہی انجیل لوقا باب ۱۸ آیت ۱۹ سے باب تمام تک اور کتاب
مکاشفات باب ۷ آیت ۴ سے ۸ تک ملاحظہ فرمالین۔

سوال چہاردہم۔ خط عبرانیہ انجیل مطبوعہ ۱۸۶۵ء باب ۵ آیت ۷۔ جن دنون مین وہ جسم
مین تہا بہت رو رو اور آنسو بہا بہا کے اس سے جو اسکو موت سے بچا سکتا تہا دعائین
اور منتین کین اور اس خوف کے سبب سے بچگیا۔ اگرچہ وہ بیٹا تہا۔ پر ان دکہون سے
جو اُس نے اٹہائے فرمانبرداری سیکہی دیکہو مسیح کا اپنے مرنے سے بچنے کیلئے خدا سے
دعا کرنا انجیل متی باب ۲۶ آیت ۳۹ سے ۴۵ تک ثابت ہی۔ اور یہان خط عبرانیہ باب ۵ آیت ۷ مین
انکی دعا کا مستجاب ہونا لکہا ہی اور صاف صاف لکہا ہی کہ خدا کے آگے دعائین اور منتین کین اور اس
خوف کے سبب سے بچگیا او حضرت مسیح کا صلیبی موت سے بفضل الٰہی بچجانا انکی عبارت سے بخوبی
عیان ہوتا ہے اگرچہ وہ بیٹا تہا پر دکہون مین جو انکی بابت اٹہائے فرمانبرداری سیکہی
ظاہر ہی کہ حضرت مسیح صلیبی موت سے بچا یا نہین گیا تو ان دکہون کے باعث جو قید و غیرہ مین
مصیبتین اٹہائین اور ان مصیبتون سے فرمانبرداری کا سبق سیکہا تو اس فرمانبرداری سے
کب اور کس وقت فائدہ اٹہایا پس خط عبرانیہ سے صاف اور صریح حضرت مسیح کا صلیبی موت
سے بچ جانا ثابت ہوتا ہی اور باقی عمر خدا کی فرمانبرداری مین بسر کرنا اور طبعی موت سے

فوت ہونا صلیبی (یعنتی ناپاک) موت کی نفی پر صریح دلیل ہی۔ سبحان اللہ قرآنی صداقت کیسی ظاہر ہوگئی (سورہ نساء رکوع ۲۲) وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ثم جائے انصاف ہی کہ جب از روئے انجیل حضرت مسیح کا مصلوب ہونا ثابت ہی نہیں ہوتا بلکہ صلیبی موت سے بچ جانا واضح اور صاف ثابت ہوتا ہی تو مسیح کا فدیہ اور کفارہ سراسر باطل ہوا اور فدیہ اور کفارہ کا بطلان گویا عیسائیوں کی نجات کا کلی باطل ہونا ہے۔

سوال پانزدہم۔ عیسائیوں کے عقیدہ میں جو فعل ہی کہ ایک سے زیادہ بیوی کرنا ناجائز ہی بلکہ ایک عورت کے ہوتے ہوئے دوسری عورت کرنا زنا کے حکم کے برابر ہی اول تو اسبات کا الزام انبیاء سابقین کے ذمہ سخت در سخت عائد ہوتا ہی دوم مسیح کی ولادت پر بھی حرف آتا ہی کیونکہ یسوع کی پاک دامن دادی بنت سبع کا ناجائز تعلق جو یسوع کے دادا داؤد سے ہوا تھا وہ ننانوین عورتوں کے بعد ہوا تھا سو عیسائی عقیدہ کے رو سے ایسی اولاد کا سلسلہ حلال طریق سے باہر ہی اور بائبل سے صریح معلوم ہی کہ ایسی اولاد آسمانی برکتوں سے حصہ نہیں پا سکتی۔

سوال شانزدہم انا جیل مروجہ حال کی مانند اور انجیلیں انسانی علم و لیاقت سے بدون الہام کے بن سکتی ہیں یا نہیں اگر بن سکتی ہیں تو ممکن ہی کہ اناجیل موجودہ صرف انسانی خیالات کا نتیجہ ہوں اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے کیونکہ مثل و مانند اناجیل موجودہ کے اور انجیلیں بہت سی بن چکی ہیں اور وہ بھی حواریوں اور غیر حواریوں کے نام سے موسوم ہیں چنانچہ انجیلوں کا شمار آج دنیا میں ۳۹ تک کیا جاتا ہے علاوہ ۳۹ انجیلوں کے اگر کتب اعمال اور خطوط اور مکاشفات کا شمار کیا جاوے

متعلق صفحہ ۱۳ اور انکو چھوٹا مسیح از راہ غلطی قرار دے چکے ہیں مگر وہ مسیح موعود کے آنے کی انتظاری کے منتظر ہیں یعنی کیا اندر وقت کتاب یسعاہ باب ۵۳ کسی یہودی کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود جب آویگا تو ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوگا اور کسی مفسر یہودی عالم نے اپنی تفسیر میں اپنے مسیح موعود

باقی آئندہ

تو ماشاء اللہ ایک سو پچاس سے بھی کچھ اوپر ہی ہوگا جس کا عیسائی صاحبان بھی انکار
نہیں کر سکتے ہیں دوسری شق اگر کوئی انسان مثل و مانند اناجیل مروجہ حال کے بنانے پر
مطلق قادر ہی نہیں ہو سکتا تو کیا اناجیل موجودہ میں کوئی خاص اعجاز ہے جسکی وجہ سے
قوائے انسانی قاصر و ناچار ہو کر انکے معارضہ سے ساقط ہو جاتے ہیں اور انسانی طاقتوں
سے مثل و مانند بنانا اناجیل کا غیر ممکن ہے۔ تو اے عیسائیو اور اناجیل پر ایمان لانیوالو؟
آپ صاحبوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ چند اعجاز اناجیل مروجہ حال کے ایسے بیان کر کے
دکھلاؤ۔ جو طاقت انسانی سے بالاتر اور فوق العادت ہوں اور وہ اعجاز بھی خاص
متن اناجیل سے بیان ہوں تاکہ اناجیل کا من جانب اللہ ہونا ثابت ہو اور بدون ثبوت
کسی خاص اعجاز کے ازراہ تحکم اناجیل کو کلام الٰہی کہے جانا سراسر نادانی اور کور
باطنی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ صرف زبانی باتیں بنانا قابل سماعت نہیں ہو سکتا۔
سوال ہفت و ہم۔ قیاس اور عقل سلیم اس بات کو چاہتی ہے کہ جس طرح بدی
میں یہ خاصیت ہے کہ وہ خدا سے دور ڈالتی ہے اور جہنم کی آگ کے لائق بناتی ہے اسی طرح نیکی
میں بھی یہ خاصیت ہے کہ وہ پھر خدا سے ملا دے۔ اور بہشت کے لائق بنا دے قانون قدرت
بھی یہی شہادت دیتا ہے جیسا بد پرہیزی اور بے اعتدالی مرض پیدا کرتی ہے اسی طرح
پرہیز اور پابندی اعتدال صحت زائلہ کو واپس لاتی ہے غرض جبکہ مجرد بدی اپنے اندر
تاثیر رکھتی ہے کہ اسکا مرتکب ہمیشہ کیلئے جہنم میں جاتا ہے تو اس صورت میں قانون
قدرت اور اعتدال اس بات کو چاہتا ہے کہ نیکی بھی کوئی ذاتی تاثیر بہشت تک پہنچانے
کی اپنے اندر رکھتی ہو دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربان کرنیکے قصد سے
تعالیٰ کی نظر میں کس قدر درجہ حاصل کیا۔ دیکھو خط یعقوب باب ۲ آیت ۲۱ اور حضرت

متعلق صفحہ ۱۴
کے کفارے کا
دیکھا ہو تو اسکا
ثبوت دینا
عیسائیوں کے
ذمہ فرض ہے اور
باب ۵۳ کی آیت ۱۰
میں لکھا ہے کہ وہ
اپنی نسل کو دیکھیگا
جائے انصاف
ہے کہ مسیح ابن مریم
کی تو دنیا میں
شادی ہوئی
ہی نہیں پھر نسل
دیکھنے کے کیا معنے
اور اسی باب کی
آیت ۱۲ میں لکھا
ہے کہ وہ لوٹ کا
مال زوروں کیساتھ
باقی آئندہ

ذکریا علیہ السلام نے خدا کے حضور مین راستبازی کا خطاب پایا۔ اس پر انجیل لوقا باب
اول آیت ۶ کی گواہی کافی ہی کیا یہ کمال نیکیان دخول جنت کا باعث نہین ہو سکتین۔ اور
ان پاک لوگون کو کسی کے پھانسی پلنے یا فرضی کفارہ کی کیا پرواہ ہے۔

سوال ہشتم۔ کتاب پیدائش باب ۳ آیت ۱۳ سے ۱۹ تک منع کئے ہوئے پھل
کھانے پر خدا نے اول سانپ کو یہ سزا دی کہ تو ملعون ہوا اور اپنے پیٹ کے بل چلیگا
اور تمام عمر مٹی کھائیگا دوم حوا کو یہ حکم سنایا کہ تیرے حمل مین درد ہوگا اور تو درد سے
جنے گی۔ تیرا شوق تیرے خصم کی طرف ہوگا اور تیرا خاوند تیرے پر حکومت کریگا۔ سوم
آدم کو کہا گیا کہ زمین تیرے باعث سے لعنتی ہوگی۔ وہ تیرے لئے اونٹ کٹارے
اوگائے گی۔ اور تو اپنے منہہ کے پسینے سے روٹی کھائیگا۔ یہ تمام سزائین سانپ
اور حوا اور آدم کو خدا تعالی نے منع کئے ہوئے پھل کھانے کی وجہ سے دین اور
عیسائیون کا عقیدہ یہ بھی ہی کہ آدم کے گناہ کرنے سے تمام بنی آدم گنہگار ہو گئے دیکھو
حقیقی عرفان پادری عماد الدین مطبوعہ ۱۸۷۴ء کے صفحہ ۱۱ و ۱۲۔ اور آدم کے گناہ کا
اثر بموجب اعتقاد عیسائیون کے تمام بنی آدم مین پایا جاتا ہی۔ اور مسیح کا کفارہ بموجب
قول یوحنا حواری خط اول یوحنا باب ۲ آیت ۲ کے تمام جہان کا تصور کیا جاتا ہی
افسوس مسیح کو کفارہ ہوے ۱۸۶۱ برس ہو چکے مگر کفارہ نے اپنا کوئی نیک اثر دنیا پر ظاہر
نہین کیا کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ بنی آدم پسینے سے روٹی کماتے ہین اور زمین بباعث
لعنت برابر کانٹے اگاتی ہی اور عورتین سخت درد سے بچے جنتی ہین اور ان کا
شوق انکے خاوندون کی طرف لگا ہوا ہی اور انکے خاوند ان پر حکومت کرتے ہین
اور ہنوز سانپ بھی پیٹ کے بل چلتا ہے اور مٹی بھی کھاتا ہی جائے تعجب ہی۔

متعلق صفحہ ۱۵
ساتھ نہ جائیگا
کیا کوئی عیسائی
از روے انجیل
فرضی جان ثابت
کر سکتا ہی کہ مسیح
بن مریم لوٹ کا
مال کھایا کرتے
تھے ہرگز نہین ہرگز
نہین بغیر ناحق
باب ۱۹ کو مسیح سے
منسوب کرنا سراسر
تحکم نہین تو اور
کیا ہی علاوہ ازین
پادری کلارک
کا انگلش رسالہ
مباحثہ مطبوعہ
۱۸۷۴ء جو گرہ
مین چھپا ہی اور
باقی آئندہ

کہ مسیح کو کفارہ ہوئے مدت مدید گذر چکی ہے کفارے کا اثر خاک بھی نہ ہوا ہمارا عینی
مشاہدہ کفارے کے بطلان پر گواہی دے رہا ہے کہ باعث گناہ آدم و جود شیطان کے
جو سر زمین ہو رہین انکا وجود شہادت دے رہا ہے کہ کفارہ سراسر غلط ہے کیا ایسی شہادت
غیبی کے سامنے خیالی کفارہ برقرار رہ سکتا ہے - ہرگز نہیں ہرگز نہیں -

سوال نوزدہم کتاب پیدائش باب ۳ آیت ۱۵ مین تیرے اور عورت کے اور
تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگی عیسائیون کا
دعویٰ ہے کہ عورت کی نسل سے یہان مراد مسیح ہے اور مسیح نے سانپ یعنی شیطان کا سر
کچلا یہ پیشین گوئی خاص مسیح کے حق مین ہے ہمارے نزدیک یہ دعویٰ عیسائیون کا
سراسر غلط اور جھوٹ ہے جو عیسائی کہتے ہین کہ مسیح نے شیطان کا سر کچلا - اور سر کچلنے
سے مراد شیطان کو بیکار کر دینا اور اس پر فتح پاکر اسکے اغوا سے بندگان خدا کو محفوظ
رکھنا ہے - کیا یہ باتین پوری ہوئین اول تو شیطان حواریون مین سما گیا دیکھو انجیل
یوحنا باب ۱۳ آیت ۲۷ - اس حواری شیطان کے غلام نے مسیح کو صلیب کا منہ دکھلایا -
دوم اعظم الحوارین حضرت پطرس صاحب مین شیطان کا داخل ہونا تفسیر انجیل متی
مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے صفحہ ۱۹۱ سطر ۲ مین لکھا ہے خلاصہ آنکہ پطرس مین مسیح نے
شیطان کو بولتے دیکھا - زبان پطرس کی تھی بات شیطان کی تھی - پس شیطان نے لفظ
پطرس کی نسبت بولدیا - یہان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو کوئی شیطان کی بات بولے
وہ شیطان کہلائیگا - سوم خط اول پطرس باب ۵ آیت ۸ مین لکھا ہے ہوشیار و جاگتے
رہو کیونکہ تمہارا مخالف شیطان گرجنے والے ببر کی مانند ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس
کو پھاڑ کھاوے - کیون حضرات عیسائی صاحبان انصاف فرمائیے - اگر آپ کہو

متعلق صفحہ ۱

فرضی خدا یسوع شیطان کا سر کچل ڈالتا اور اسکو بیکار کر دیتا تو یہ طاقت اس مین کہان رہتی جو لوگون کو پھاڑتا پھرتا۔ چہارم شیطان کا بعض لوگون کو شکار کرنا اور اپنی مرضی پر چلانا خط دوم تمطاؤس باب ۲ آیت ۲۶ سے ظاہر ہے۔ پنجم میان پولوس کو شیطان کا نے چبھوتا ہے خط دوم قرنتیون باب ۱۲ آیت ۸ سے ثابت ہے۔ ششم بموجب قول میان پولوس شیطان کا اپنی شکل کو نوری فرشتون سے تبدیل کرنے پر قادر ہونا خط دوم قرنتیون باب ۱۱ آیت ۱۴ سے ظاہر ہے۔

الغرض ہم کہانتک شیطان کی آزادی کا حال بائبل سے تحریر کرین یہ تمام ازادیان شیطان کی صاف صاف شہادت دے رہی ہین کہ مسیح نے شیطان کا سر بالکل نہین کچلا۔ بلکہ شیطان نے ایک حواری کے رنگ مین ہو کر مسیح کا کام تمام کیا۔ کیون عیسائیو ابھی تمہین پیدائش باب ۳ آیت ۱۵ کی پیشینگوئی مسیح کے حق مین ثابت کرنے کا خیال باقی ہے۔

سوال بستم

ذات باری تعالی

باپ | بیٹا | روح القدس

باپ ازلی و ابدی بیٹا ازلی و ابدی۔ روح القدس ازلی و ابدی۔ باپ حی بیٹا حی۔ روح القدس حی۔ باپ قیوم۔ بیٹا قیوم۔ روح القدس قیوم۔ ان تینون اقنوم کو ایک فی ذاتہٖ در مرتبہ خدائی مین برابر حصہ دار مانا جاتا ہے بلکہ ان تینون کو ایک ہی ذات تصور کر کے توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کہتے ہین یہی عیسائیون کا مثلث خدا

اب ہم عیسائیوں کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ اے عیسائیو اس تمہارے مثلث خدا کا جو ابن اقنوم یعنے شخصیت اپنی ذات میں رکھتا ہے مسیح کے وجود خاکی اور محدود و محسوس اور چار عنصروں سے جو مرکب ہے جسکا حادث ہونا اسکی ترکیب وجودہی سے ثابت ہوتا ہے اور مسیح کے وجود حادث اور نو پیدا ہونے پر تیسنہ ۱۹۰۲ء گواہ ہے اور مسٹر عبداللہ آتھم اپنی تقریر ۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۳ء جنگ مقدس مطبوعہ شنبل پریس امرتسر سنہ ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۲۰ سطر ۱۴ میں تسلیم کرچکے ہیں کہ یسوع مخلوق کو ہم اللہ نہیں کہتے۔ آیا مسیح مخلوق کے وجود حادث کا جسکو عبداللہ آتھم خدا نہیں مانتے اُسی ذات قدیم سے جو ازلی و ابدی ہے کیا علاقہ ہے جو حادث اور قدیم کو متحد الوجود ٹھیراکر ایک ذات واحد کہا جاتا ہے آیا یہ علاقہ حلول اور نزول کی طرح سے ہے۔ یا روح اور بدن کے طور سے تسلیم کیا جاتا ہے یا بقول عبداللہ آتھم مندرجہ جنگ مقدس ۳۱ مئی سنہ ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۱ مسیح مظہر اللہ بعد نزول روح القدس کے ہوئے۔ اور اگر بباعث نزول روح القدس مسیح مظہر اللہ مانے جائیں تو روح القدس کا نزول از روئے بائبل اور برگزیدگان خدا پر بھی ثابت ہے۔ اول خدا کی روح موسیٰ پر نازل ہوئی کتاب یسعیاہ باب ۶۳ آیت ۱۱۔ دوم حضرت سموئیل علیہ السلام سے وعدہ الٰہی ہوا ہے کہ خدا کی روح تجھ پر نازل ہوگی۔ کتاب اول سموئیل باب ۱۰ آیت ۶۔ سوم حضرت داؤد علیہ السلام پر خدا کی روح نازل ہوئی کتاب اول سموئیل باب ۱۶ آیت ۱۳۔ چہارم حضرت یوحنا بن ذکریا ماں کے پیٹ میں ہی روح القدس سے فیضیاب کئے گئے۔ انجیل لوقا باب اول آیت ۱۵۔ پنجم حضرت ذکریا روح القدس سے بھر پور ہوگئے انجیل لوقا باب اول آیت ۶۷۔ ششم حضرت مسیح پر روح القدس نازل ہوئی انجیل متی باب ۳ آیت ۱۶۔ جائے انصاف ہے کہ اگر بقول عبداللہ آتھم حضرت مسیح بباعث

نزول روح القدس مظہر خدا مانے جاتے ہیں تو حضرت موسیٰ اور حضرت سموئیل و داؤد اور یوحنا بن ذکریاہ اور خود حضرت ذکریاہ کیوں مظہر الٰہی نہیں مانے جاتے الغرض عیسائیوں کے ذمہ فرض ہے کہ حادث اور قدیم کا کوئی ایسا علاقہ بیان کریں جو عند العقل حادث اور قدیم کا متحد الوجود ہونا ثابت ہووے اور بدیہی واضح ہو کہ جس طرح مسیح ابن مریم کو جنکا حادث ہونا انکی پیدائش سے ظاہر ہے اقنوم بیٹے سے علاقہ ہونیکی وجہ سے ازلی بیٹا کہا جاتا ہے آیا یہی علاقہ اقنوم باپ اور روح القدس سے بھی انکو حاصل ہے یا نہیں شق اول اگر حاصل نہیں تو دونوں اقنوم یعنے باپ و روح القدس سے مغایرت ثابت ہوئی جس سے مسئلہ توحید فی التثلیث کا نقض ظاہر ہوگا اگر تینوں اقنوم سے علاقہ برابر ہے تو چاہئے کہ مسیح کو کا ہے بیٹا کا ہے باپ اور گاہے روح القدس کے نام سے پکارا جاوے حضرت مسیح علیہ السلام کا حضرت یوحنا بن ذکریاہ علیہ السلام کا مرید ہونا اور انکے ہاتھ سے بپتسمہ پانا چنانچہ انجیل متی باب ۳ آیت ۱۶ میں لکھا ہے اور یسوع بپتسمہ پاکے وہین پانی سے نکل کے اوپر آیا اور دیکھو کہ اس کے لئے آسمان کھل گیا اور اس نے خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا اور دیکھو کہ آسمان سے ایک آواز یہ کہتی ہوئی آئی کہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں ٭ اس انجیلی عبارت مذکورہ بالا سے صریح واضح ہوتا ہے کہ جس وقت حضرت مسیح بپتسمہ پاکر لب دریائے یردن کھڑے تھے تو اسوقت روح القدس بشکل کبوتر آپ پر اترا اور روح القدس کا بشکل کبوتر اترنا انجیل لوقا باب ۳ آیت ۲۱ سے بخوبی ظاہر ہے اور ایسا ہوا کہ جب لوگ بپتسمہ پا چکے تھے اور یسوع بھی بپتسمہ پاکر دعا مانگ رہا تھا آسمان کھل گیا اور روح القدس

جسم کی صورت مین کبوتر کیطرح اُسپر اتری ہے بروقت نزول روح القدس تین وجود علیحدہ
علیحدہ ثابت ہوتے ہین اول حضرت مسیح کا وجود عنصری محدود محسوس اور کثیف جس کو
پادری عبداللہ آتھم صاحب بھی بباعث حادث ہونیکے خدا نہین مانتے تھے۔ دیکھو جنگ
مقدس مطبوعہ ۱۸۹۳ء پرچہ ۲۲ مئی صفحہ ۱۱ سطر ۱۲ مین صاف لکھا ہی کہ یسوع مخلوق
کو بسم اللہ نہین کہتے۔

دوم روح القدس کا بشکل کبوتر اوترنا اور مرئی ہونا پادری عماد الدین نے اپنی تفسیر انجیل متی
خزانۃ الاسرار مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے صفحہ ۴۲ سطر ۱۰ مین تسلیم کرلیا ہی کہ خدا کی روح مسیح پر
نازل ہوئی وہ جسم کی صورت مین اتری (لوقا ۳ باب ۲۲) تا کہ یوحنا کو بھی دکھائی دیوے اور وہ
گواہ ہو کہ خدا کی روح اُسپر اُتری ہی یہ خدا کا بیٹا ہی پر روح کبوتر کے جسم مین دکھلائی دی کیونکہ
کبوتر بیگناہی کا نمونہ ہی۔ سوم آسمان پر سے آواز دینیوالا جو حضرت مسیح کو پیارے بیٹے کا
خطاب عطا فرما رہا ہی جائے غور ہی کہ ایک آن اور وقت واحد مین تین وجودون کا جدے
جدے ہونا ثابت ہوتا ہی اور دو وجودون کا محدود اور مرئی اور کثیف ہونا بھی اظہر
من الشمس ہے۔ اول حضرت مسیح جو لوازمات بشری رکھتے تھے ان کا جسم کثیف ہونا انکی
ترکیب ہی سے ظاہر ہی دوم روح القدس کا بشکل کبوتر اترنا اور جسمی صورت مین دکھلائی
دینا روح القدس کا مجسم و جسم کثیف و مرئی نظر آنا صریح اس کے جسم کثیف ہونیکی دلیل ہی اور یہ
امر بالاتفاق اہل علم کا مانا ہوا ہی کہ دو کثافتین ایک جا پر جمع ہونے سے ایک نہین ہو سکتین
جائے انصاف ہی کہ تثلیث کے دو اقنوم کا کثیف ہونا اناجیل مروجہ حال سے بھی اچھی
طرح ثابت ہو چکا ہی اور دو کثافتون کا ایک جا پر جمع ہو کر متحد فی الوجود ہونا محال
عادی ہے پھر تثلیث حقیقی کیسے ہو سکتی ہی عیسائیون کا تین اقنوم سے مسئلہ

تثلیث کا مان کر اور اس تثلیث میں دو اقنوم کا کثیف ہونا بھی تسلیم کر کے پھر تثلیث
فی التوحید اور توحید فی التثلیث کا اعتقاد رکھنا عجیب خوش فہمی ہی باوجودیکہ دو
وجودوں کا مجسم دو محسوس اور کثیف ہونا انجیل سے اور ہم بخوبی ثابت کر چکے
ہین پس دو اقنوم کے مجسم دو اور محسوس اور کثیف ہوتے ہوئے جسکو آپ تثلیث
کہتے ہین اور آپ کی تثلیث صرف تثلیث ہی ثابت ہوگی یعنے تین وجود اور یہ امر
ظاہر ہے کہ تین وجودون کی تثلیث کا قائل ہونا جس تثلیث مبارک مین دو اقنوم
کثیف بھی داخل ہون اور دو کثافتون کا ایک جا جمع ہونا محال عادی بھی ہو پھر
اس تثلیث کے ماننے والے مشرک ہون تو اُس کے کیا معنے لا محالہ ایسی تثلیث کے
قائل تو تمام عقلائے زمانہ کے نزدیک مشرک ٹھیرینگے اگر کوئی عقل کا دشمن عیسائی
یون کہے کہ ہمارا اعتقاد مطلق تثلیث کا نہین بلکہ ہم تو تثلیث فی التوحید کے معتقد
ہین تو مین کہتا ہون کہ عیسائیون کا یہ اعتقاد کرنا بالکل خلاف اور محال کا قائل ہونا ہی
کیونکہ اجتماع ضدین تو سب عقلاء کے نزدیک محال ہی اور کثرت حقیقی اور وحدت حقیقی
باہم متضاد ہین ان کا اجتماع بھی ایک جا پر محال ہی جیسا کہ وقت واحد مین ایک جا پر
دھوپ اور سایہ کا ہونا محال ہی بعض کم علم عیسائی شاید کہدین کہ تثلیث فی التوحید
اور توحید فی التثلیث کے مسئلہ کے دریافت سے عقل قاصر ہی جیسا کہ خداوند کریم کی ذات
اور صفات کی کنہ معلوم کرنے سے عاجز ہی تو اسکے جواب مین کہا جاویگا کہ تثلیث فی التوحید
کے مسئلہ مین عقل کو علم عدم ہی اور علم استحالہ ہی جیسا محالات مین ہوتا ہی اور خداوند کریم کی
ذات و صفات کے بھید کو معلوم کرنے مین جبکہ معلوم الوجود اور مجہول الکیفیت ہی عقل
کو عدم علم اور ان کے دریافت کرنے مین حیرت ہوتی ہی جیسا کہ تمام متشابہات مین ہو

کرتی ہی جیسے کوئی جاہل کہے کہ فلان جگہ انڈونکا پہاڑ ہی یہ صاحب عقلون کے
نزدیک انڈون کا پہاڑ ہونا محالات سے ہی جسکا نام ہم نے علم عدم رکھا ہے۔
اگر کوئی ایسا سنگ سرخ یا سبز کا پہاڑ ہی جسکو ہم نے نہین دیکھا اس سے یہ لازم
نہین آتا کہ ہمارے عدم علم سے اسکا وجود ہی معدوم ہی پس اسکو ہم نے عدم علم
کہا ہی اس مثال سے واضح ہی کہ علم عدم اور عدم علم مین بہت فرق ہی جسکو ہر ایک
ذیعلم اور صاحب عقل معلوم کر سکتا ہی پس عیسائیونکا متشابہات پر محالات کو قیاس
کرکے کہدینا کہ ہماری عقل اسکو دریافت نہین کر سکتی بالکل باطل اور قیاس مع الفارق
ہی اگر کوئی عیسائی یہ کہے کہ کثرت حقیقی اور واحد حقیقی کا اجتماع محال نہین جیسا کہ ایک
کے ہندسے مین باوجود ایک ہی کے اسمین طول اور عرض اور عمق اور تعداد بھی ہوتا ہی ایسا
ہی ایک فرجت کہ باوجود وحدت کے اسمین کثرت بھی ہوتی ہی یا کثرت باوجود وحدت
کے اسمین کئی چیزون سے مرکب ہوتا ہی اسکے جواب مین کہا جاتا ہی کہ عیسائیون کا
یہ خیال خام صرف وحدت حقیقی اور وحدت اعتباری مین فرق نہ جاننے سے
پیدا ہوا ہی کیونکہ ان مثالون سے کثرت حقیقی اور وحدت اعتباری پائی جاتی ہی
نہ کہ وحدت حقیقی عیسائی لوگ خود سے ملاحظہ فرمائین کہ تثلیث فی التوحید کے مسئلہ
مین یا تو تثلیث اور وحدت دونون اعتباری ہو نگے یا تثلیث حقیقی اور وحدت
اعتباری یا تثلیث اعتباری ہی اور وحدت حقیقی یا تثلیث اور وحدت دونون
حقیقی۔ شق اول و ثالث تو باطل ہی کیونکہ اوپر ہم تین وجوہ علیحدہ علیحدہ ثابت کر چکے ہین
اور تین مین سے دو کا کثیف اور مرئی ہونا بھی ثابت کر چکے ہین اور شق ثانی بھی باطل
ہی یعنی تثلیث حقیقی اور وحدت اعتباری کیونکہ اس صورت مین لازم آتا ہے کہ

عیسائیوں کا خدا واحد حقیقی نہ ہو کیونکہ مرکب حقیقی اور اعتباری سے اعتباری ہی ہوگا
ہاں واحد اعتباری علاوہ برین اگر عیسائی لوگ خداوند کریم کی وحدت اعتباری
مان لین تو ایسی وحدت اور اعداد مین بھی پائی جاتی ہی پھر کیا وجہ ہی کہ تثلیث کا
تو اعتقاد ہی اور تخمیس اور تسدیس و تسبیع وغیرہ کا انکار اور تثنیہ اور تربیع بھی باطل
ہی کیونکہ کثرت حقیقی اور وحدت حقیقی کا ایک جا پر مجتمع ہونا سب عقلا کے نزدیک
محال ہی - اب عیسائیون کے ہاتھ کیا رہا توحید کا تو نام و نشان نہین خشک تثلیث
کا ڈنکا بج رہا ہے بھلا یہ شرک نہین تو اور کیا ہی

تمت بالخیر

تحفہ آریہ سماج المعروف آریہ سماج کی پول

اس عمدہ کتاب جسکے دو حصہ چھپ کر دست بدست فروخت ہو رہی ہین قیمت فی حصہ ایک روپیہ چار آنہ علاوہ
محصول ڈاک حجم حصہ اول ۲۰۰ صفحے حصہ دوم ۳۵۸ صفحے تقطیع ۲۰×۲۶ کاغذ فل عمدہ اس کتاب
مین شیخ محمد عبد العزیز نو مسلم (سابق بابو جگدمبا پرشاد ورما) نے آریہ سماج کی خوب قلعی کھولی ہے

گنجینہ طب مجرب ۲۰۰ صفحے اس نام کی کتاب علم طب مین جو تیسری دفعہ بفضل خدا خاص سفید
ولایتی کاغذ پر نہایت صفائی سے شائع ہوئی ہی اور ٹائٹل سفید رنگ
مین ولایت چھپا کر قابل دید لگایا گیا ہی اور تھوڑے عرصہ مین [illegible] مقبول ثابت ہو کر لوگون نے [illegible]
کی [illegible] جلد تیسری دفعہ [illegible] مضامین زیادہ کر کے چھپائی گئی حجم کتاب ۲۰۰ صفحے قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک

عدم نجات مذہب عیسوی - اس رسالہ مین عیسائیون کی نجات [illegible] کا عدم ثابت کیا ہی اس رسالہ کا
جواب کوئی عیسائی حشر تک نہین دے سکتا قیمت ۶ پائی

مباحثہ درمیان پادری احمد مسیح صاحب اور مولوی [illegible] الدین صاحب و اعتراضات مولفین اناجیل کی [illegible]
ہونے کا خاکہ اڑا دیا گیا ہی کوئی عیسائی اس کا جواب لکھکر مولفین اناجیل کی نبوت و رسالت کا ثبوت
دیکر دکھلا دین ورنہ اناجیل کے کلام الہی ہونے سے ہاتھ دھو بیٹھے قیمت

ملنے کا پتہ منیجر مطبع قاسمی لودیانہ - پنجاب

اشتہار

کسرِ صلیب ۔ اس رسالہ میں عیسائیوں کے فرضی ۔ فطرتی اور موروثی گناہ پر نہایت پاکیزہ بحث کی گئی ہے اور نیز حضرت مسیح کا صلیبی لعنتی موت سے نہ مرنا از روئے بائبل اور قرآن پاک سے ثابت کیا گیا ہے ظاہر ہے کہ صلیبی لعنتی کا موت کا ابطال درحقیقت کفارے کا باطل ہونا ہے اور کفارہ جب باطل ہوا مذہب پولوسی خود بخود غلط ہو گیا قابل دید کتاب ہے قیمت دو آنہ

قدامت قربانی از کتب آسمانی ۔ الحمد للہ یہ رسالہ جواز گوشت خوری میں دلائل عقلی و نقلی سے ایسا لکھا گیا ہے کہ جیو رکھشا کے حامی بھی اس کا لوہا مان جائیں گے توریت و قرآن شریف اور حدیث نبوی سے قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے اور اہل ہنود کی عام کتب کے علاوہ خاص ویدوں اور دھرم شاستر سے اور نیز پنڈت دیانند صاحب کا ابتدائی خیال بھی گوشت خوری کا حامی ثابت کیا گیا ہے اور بیس دلائل عقلیہ اور جیو رکھشا کے حامیوں کے علاوہ دس ہے جو منتہیا کا وہ ثبوت دیا گیا کہ زبانی جمع خرچ پورا کرنے والے جیو رکھشا کے حامی پر لے یعنی قیامت تک اس کا جواب نہیں دے سکتے قیمت صرف ۲ مگر تھوڑے عرصہ میں دو بار چھپائی گئی ہے

دیانندی کل جگی نیوگ ۔ اس رسالہ میں نیوگ کے متعلق مفصل بحث کی گئی ہے کوئی دقیقہ نیوگ کے بارے میں باقی نہیں چھوڑا خصوصاً لفظ دیور کی حقیقت قابل ملاحظہ ہے قیمت ایک آنہ حجم ۲۰ صفحے ۔

عدم نجات مذہب پولوسی ۔ اس رسالہ میں عیسائیوں کی نجات خیالی کا عدم ثابت کیا ہے جس کا کوئی عیسائی حشر تک جواب نہیں دے سکتا قیمت صرف آدھ آنہ حجم ۸ صفحہ ۔

سیاحت ہند امیری المعروف بہ سفر نامہ حبیبیہ ۔ یہ مجلد سفر نامہ با تصویر قابل دید ہے

شیخ محمد اصغر علی محمد قاسم قاسمی پریس لودیانہ